



وَاللّٰهُ يَهْدِي لِمَنْ يَّشَاءُ سَبِيْلًا مُّسْتَقِيْمًا

استقصار مع جواب و جواب مولود



مُرتبہ و مؤلف

عالم الہی فاضل لودھی۔ جامع کمالات صوری و سنوی جناب مولانا سید
حسن حیات جہادات فیوضہ۔ خلف الرشید واقف نکات حقوق امیر
خفی و حلی حضرت مولانا سید سلیمان شاہ صاحب اذن + +
+ بھلاری شریف ضلع پٹنہ

۲۲ سالہ ہجری

نامی مطبع نیر اعظم مراد آبادیں اس ابن علی پریس
کے انتہام سے طبع ہوا



مستند

اول مرتبہ پٹنہ ۲۲ سالہ ہجری

RECORDED
62984

URDU STACKS

ALIGARH

792

122

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَامِدًا أَوْ مُصَلِّيًا

مولود شریف کے متعلق ہفتار

کہا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اس مہبت کثافتی سے مولود شریف کرتا ہے جیسا کہ فی زمانہ اعرام میں ہوتا ہے یعنی ذکر مولود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہیں اور اس مجلس میں شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ پھول دھار و عود وغیرہ لاتے و جلاتے ہیں۔ اور قیامت ذکر ولادت کرتے ہیں۔ و دن و ماہ و تاریخ مقرر کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن و حدیث و قول فعل صحابہ و قول و فعل بزرگان دین سے ثابت کر کے

جواب دین۔ فقط

الجواب

آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر

موجب بہتران فرحت و سرور و برکت ہے۔ اور ضرورت مسئلہ میں بھی کوئی امر
خلاف شرع۔ اور منافی حکم خدا و رسول اور ارادہ نہیں ہے۔ اسلئے مولود
شریف بہیات کذا یہ جائز و درست و مندوب ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی
فرنگی مغل رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجموعہ فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ توبہ
کنیزہ ابولہب چون خبر ولادت با سعادت بہ ابولہب رسانید او خوش شدہ
آزاد نمود۔ بعد مژدہش بخواب دیدند و از حال پرسیدند۔ گفت کہ از روز
موت لعذاب گرفتارم۔ لیکن شب ہر دو شنبہ بہ برکت خوشی سپارم
شریف تخفیف عذاب است۔ ہر گاہ فرحت مولد آن سرور ابولہب شرفی تخفیف
عذاب شد پس احدی انامت او کہ بمولد او سرور۔ سرور خواہد کرد بحسب
مقدرت و محبت آنحضرت خج خواہد کرد۔ چگونہ بدیحا علی نے خواہد رسید
قال النبی صلی علیہ وسلم من فی الاسلام سنۃ حسنة فلا اجرھا و اجر من علیھا
کذا قال المحدث ابو الفرج بن الجوزی الشیخ عبد الحق المحدث القزلباشی
و غیرہما (جلد ۳ ص ۱۳۲)

یعنی ابولہب کی زندگی توبہ سے جب حضور صلی علیہ وسلم کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو وہ
خوش ہو کر اسے آزاد کر دیا۔ اس کی توبہ کے بعد لوگوں نے خواب میں حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ
آپ کی ولادت کی خوشی کی برکت سے ہر شب دو شنبہ کو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے
تو جب ابولہب کو تخفیف عذاب ہو تو اگر کوئی اس کی امت کا آدمی اس کے سیلہ کی خوشیاں
مناسبت سے۔ اور آپ کی محبت میں حسب قدرت خرچ کرے۔ تو اسے کیونکر نہ اجر
عظیم ملے گا۔ تمام محدثین ایسا ہی کہتے ہیں۔ ۱۱

اور دوسری جگہ بڑی تہید و اثباتہ مقدمات کے بعد فرماتے ہیں کہ ذکر مولود شریف ہرگز بدعت صلاحت نہیں دو وجہ ہے۔ ایک یہ کہ ذکر مولود عبارت اس سے ہے کہ بیان کرے اللہ تعالیٰ کی کوئی آیت یا کوئی حدیث پڑھ کر اوس کی شرح میں کچھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و معجزات اور زیادہ تر آپ کی ولادت باسعادت کے احوال و خوارق و مثل ان کا ذکر کرے۔ اور اس کا وجود زمانہ نبوی و زمانہ اصحاب رضی اللہ عنہم بھی تھا اگرچہ وہ صحبت و مجلس و محفل مولود کے نام سے ہی تھی۔ بہرین من حدیث پر معنی ہیں کہ صحابہ اپنی مجالس میں فضائل نبویہ و کیفیات ولادت احمدہ بیان فرماتے تھے۔ اور صحاح میں مروی ہے کہ حصہ رانور روحی فداہ نے حضرت حسان بن ثابتؓ کو مسجد میں خبر پڑھایا اور وہ نہایت مدایح نبویہ نظم میں پڑھیں۔ اور اس پر حضرت نے انھیں دعا دی۔ اور یوں ان حسان کے دیکھنے والوں کو ملکہ ہو گا کہ کوئی قصائد میں حصہ رانور کے معجزات و کرامات و کیفیات ولادت وغیرہ موجد ہیں۔ پس ذکر مولود اور رعبان حسان بعد کے ممبر پر تصدیق و توثیق ہے۔

مین کوئی ایسا فرق نہیں معلوم ہوتا۔ مولود و شریف مین بھی ایسا ہی تھا یہ حدیث غویہ پڑھیں

سے آئنا میں حضور کو نکال کر ہندوستان سے موجودہ طریقہ ذکر میلاد میں عوام ان اس واسطی بہت افراط و تفریط کرتے ہیں۔ مولود خواہی کتاب کہو لیکن تلاوت کی طرح پڑھ دینا ہے۔ غلط اور لغو روایتیں جو بھی جاری ہیں۔ لوگ مولود سننے کو جانتے ہیں۔ لیکن محفل میں کہیں کرتے ہیں۔ آنحضرت کا نام نہ لیا جاتا ہے مگر مولود و سلام ہی میں پڑھتے ہیں اور کھلی جگہ پر ان سے بے شک نہیں اور ادب و توقیر کا خیال نہیں کرتے وغیرہ کلام انسی بالو کہتے مسلمانوں کو ضرور برہنہ لازم ہے۔ ورنہ تو اس کے بدلے عذاب کے مستحق ہو گئے مولود و شریف کے بیان کا طریقہ وہ ہے جسے مولانا عبدالحی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا۔ اور بیا کہ

حرمین میں دستبرداری۔ اسلام ۱۳۔ حسن

صاحبو! بعض بزرگان دین ذکر سیلا و خیر البشر کو قرآن پاک کی روشنی ضروری اور لازمی
 ثابت کرتے ہیں۔ پارہ چہارم میں خداوند عزوجل ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى
 الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۚ الْيَاقِينِ ۚ اَلَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا نَجْمُ
 الذُّلْحَىٰ ۚ فَضْلُ وَكَرَمِ اُدِّحْسَانِ كِیَا كَا نَمِیْنِ اِدِهْتِی كَا اَكِی سَعْلِ اِجِیَا اَلْحَمْدُ اِدِرْدِو سَرِی كِهْ كِهْ
 اَلْفَضْلِی مِیْنِ اِرْشَادِ هُوَا كَا ۚ وَ اَلْمَا یَعْمَدُ سَرَا یَكُ فِی ذِیْتِ ۚ ۱ ۱ ۱ اور لوگوں سے اپنی پروردگار
 کے احسان و فضل و کرم کا تذکرہ کرتے رہنا تو یہی شکر گزار کا ایک طریقہ ہے۔ اور دوسری جگہ
 وَاذْكُرْ اِلْعَمَدَةَ اللّٰهِ عَلَیْكَ كَمْ كَذَكَرْ وَ اَمْنٌ فِضْلِ اِلْهِی كَا وَ تَجَرِبُ ۚ ۱ ۱ اب ان دونوں
 آیتوں کے تلائے سے حاصل یہ ہوا کہ چونکہ آنحضرتؐ کا اس عالم میں تشریف لانا خدا کی ایک
 جری نعمت ہے۔ اسلئے اسکا تذکرہ کرتے رہنا چاہئے!

اب رہا بشری تقسیم کرنا پہل اور مار وغیرہ لانا۔ اور عود و خوشبو جلانا۔ تو ہماری پاک بشریت
 مِیْنِ اِنْ جِیْرَتِی كُوْنِی مَافِیْهِمْ یَسْ بَلْ كِهْ كِهْ اِیْ شِیْرِی اِدِو طِیْبُ فَوْضُو كِهْ صَدْرَا نُوْرِ صِلَمِ مِیْتِ
 شِیْرِی فِیْ تَحْیٰ ۚ ۱ اور اس کوئی امر خلاف شرع نہیں ہے۔ لہذا یہ ایک عمدہ طریقہ ہے۔ اور
 کتاب الف الاوامر میں یوں لکھا ہے کہ ”زینتِ مغل و تقسیمِ شیری کے سنہ ہونے پر یہ آیت صریح
 دِلْ سِیْ قَلْ مِیْرِیْمِ زِیْنَتِ اللّٰهِ اَلَّتِیْ اِخْرَجَ لِعِبَادَتِہٖ وَ الطَّیِّبَاتِ اِیْرِی الرِّیْقِ ۚ ۱
 یعنی کہہ دو کہ جسے حرام کی خدا کی زینت کو جو نکالی ہو اپنے بدن کے لئے اور پاکیزہ رنق
 کو“ اس آیت کے عموم الفاظ سے ثابت ہوا کہ نقل و زیبائش اور عمدہ کپاسے کی چیز کھانا
 اور پہنانا کسی وقت میں حرام نہیں لیکن ہر وقت تو کوئی یا مقرر نہیں سکتا البتہ مواقعِ وحشت

پورے کرتے ہیں اور حضرت کے ذکر و اکرام و مقدم شریف سے بہتر کونافرحت و سرور کا حق
 ہوگا الخ، اوسا کتاب میں ہے کہ ”کہا امام نذری رح کے استاد افطابو شامہ نے
 ”ثُمَّ لِيُفْعَلْ فِي الْيَوْمِ الْمَوْافِقِ لِيَوْمِ مَوْلَانَا صَلَاحٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْهَارِ
 الزَّيْنَةِ وَالسُّورَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَهَا فِيهِ رِثَا الْإِحْسَانِ مَشْهُرٌ بِحَبِطِ صَلَاحِ
 وَقَطْعِهِ فِي فَلْيَا عِلْ ذَلِكَ وَيَشْكُرُ اللَّهُ عَلَى مَا صَنَعَ بِهِ مِنْ الْإِحْسَانِ صَلَاحٌ“
 کہ جو بچہ کیا جائے تاریخ ولادت صلح میں صدقات اور زیارت اور خوشی سے بار جو پہلا
 دن کی کے کہ اور قافہ کہ اس کو ظاہر ہوتا کہ اس کے دس آنحضرت کی محبت و تعظیم ہے
 اور یہ کہ وہ اللہ کا شکر کرتا ہو کہ اسے ہم پر یہ احسان فرمایا کہ ایسا رسول میری طرف پہنچا
 اور اسی میں ہے کہ صاحب تفسیر روح البیان نے سورہ فتح میں لکھا ہے کہ ”وَمِنْ تَعْلِيلِهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْلِدِ بَعْنِ حَضْرَتِ كِي تَعْلِيمِ فِي دَهْلِ هُوَ يَهْجُو كَمَا بَكَ لَدَاتِ
 بِإِسْمَاتِ كَا دُرْ كَمَا جَاءَ - تَحْقِيقِ الْحَقِّ فِي كِي كَمَا لَدُنْ جَوْدِي مَحْدَثِ كَلَمَتِي فِي أَوَّلِ
 اِسْمِي كَمَا لَمْ يَكُنْ فِي حَرَمِ نَبِيِّنِي نَعْنِي نَعْنِي فِي نَفْسِي كَمَا سَمِعْتُ كِي قَدْ تَبَيَّنَ كَلَامُ
 فِي تَرْجِيْبِ مَوْلِدِ الْبَنِي قَالَ فَلَا زَالَ أَهْلُ الْحَرَمِ مِنَ الشَّرِيفِينَ وَالْمَصْرُوفِ الْبَنِي
 وَالشَّاهِدِ سَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَتَحَفَّلُونَ بِحَلِيسِ مَوْلِدِ الْبَنِي
 وَيُغَنُّونَ الْحَمْدَ“ یعنی ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین اور مصر و دین اور شام اور کل بلاد
 عرب کے لوگ مشرق سے مغرب تک محفل ملایا کرتے ہیں۔ اور ماہ ربیع الاول کے آئینگی
 بڑی خوشی کرتے ہیں الخ

مسلمانوں! یہی حال دن تا رات مقرر کر لیں۔ اور داعی یعنی لوگوں کو مجتمع کرنے کا ہے
 واضح ہو کہ نوادہ شریف کا یہ طرہ اس البتہ قرونِ آئندہ میں نہ تھا۔ لیکن یہ طریقہ تیسرے بہن
 کوئی بات موجب گناہ یا خلاف تعلیمِ اسلامیہ نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت میں داعی کا خیر کیلئے منع
 نہیں بلکہ ثابت ہے۔ چنانچہ بناب مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ”وشرع
 اجتماع مردم برای فرحت و مژگانہ است،، وہم گاہی حضرت بلال رضی اللہ عنہما رسولِ مٹھا
 کو چہ بازارِ اطلال و عطر و بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے۔ لہذا اہلِ شرع اجازت آن
 می دهند و این را بدعت مندوی می شمارند و قائلش مناب و ماہر راستہ (مجموعہ فتاویٰ)
 جلد ۳، ۴ کہ شریعت فرحت و سرور کے لئے لوگوں کو جمع کرنا آیا ہے۔ اور کبھی کبھی جناب بلال
 حضور کے عطر کی اطلال داعی اکوچہ بانا میں کرتے تھے۔ لہذا اہلِ شرع
 اسکی اجازت دیتے اور اس کو بدعت مندوی کہتے اور اس کے قائل کو مناب و ماہر
 سمجھتے ہیں،، نیز لوگوں کا اجتماع و داعی نشرِ علم کے لئے احادیث بھی جو ثابت ہے۔ اور یہاں
 بیان میلاد خیر البشر نشرِ علم کا ایک فرد ہے۔

مجموعہ فتاویٰ میں ہے کہ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ جب حضور کے مرضِ موت میں سورہ
 اذا جاء نازل ہوئی تو حضرت صلعم حبشہ کے ان ممبر پر شریف لائے۔ بلال رضی
 اللہ عنہ نے دین میں تمام شادی کی۔ رسول خدا کی دھیت سننے کے لئے تمام مرد و زن چہرے
 بڑے جمع ہوئے۔ آپ کو جو فرمایا تھا فرمایا، اس حدیث سے اجتماع مردم اور تفراد ہم بھی
 ثابت ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عطر کے لئے حجرات کا دن مقرر

کیا تھا اور ہر عیشہ کو وعظ فرماتے تھے۔

ما قیام کا مسئلہ۔ قیام کو کوئی فرض و لازمی۔ اور اس کے تارک کو سخت عذاب نہیں کہتا ہے
لیکن بزرگ کائنات میں اس نے یہ ایک ادب رکھا ہے۔ علماء حرمین نے یمن کا معمول ہی کہ جب عیدِ ولادت
کا ذکر آتا ہے تو ذوق و شوق میں کھڑے ہو جاتے۔ اور حضور روحی خداہ پر صلوة و سلام
پڑھتے ہیں۔ اور مگر کوئی حرج شرعی یا گناہ۔ یا اسکا کہیں مخالفت نہیں ہے۔ نہ یہ معاذ اللہ
شرک کفر ہے۔ امام بزرگ رحمتہ اللہ علیہ پر رسالہ مولدین و ملتے میں وقد استحسن
القیام عند ذکر مولدہ الشریفیۃ الممتذ ور واثیۃ الخ کہ حضور کے ولادت کے ذکر
کے وقت قیام کو بڑے بڑے ائمہ و روایات نے محسن کہا ہے یا کذا فی مجموعۃ الفتاوی
و تحقیق انہی و در دفع اللادوام۔ اور کتاب تحقیق طالع میں ہے کہ ”حضرت امام زین العابدینؑ فرماتے
ہیں استحسن العلماء القیام عند ذکر الولاۃ وقال العلماء الحنبلیہ عند
ذکر الولاۃ صلیم القیام واجب الخ“ یعنی علماء حنبلیہ نے قیام کو واجب کہا ہے
اور یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ غاصک اویسی وقت جبکہ ولادت کا ذکر ہو رہا ہے تم کہوں کھڑے
ہوئے ہو۔ شروع سے آخر تک واجب جب نام ہی لیا جائے کیوں نہیں کھڑے ہوتے
تو صاحب دفع اللادوام لکھتے ہیں کہ ”جواب اسکا یہ ہے کہ قیام کرنا ہمارا حال اس موقع میں اس
مناسبت سے ہے کہ ولادت کے معنی یہ ہیں کہ اب اس عالم میں شریف لایا۔ اور شریفی کوری
اسکی عظمت کو شرفاً مناسبت سے قیام سے۔ اور ہر فرقہ کے نام لینے میں یہ مناسبت نہیں۔
دوسرے یہ کہ اب کا پیدا ہوتا رحمت عام ہے وما ازسلناک الا رحمتا للعالملین

دہے تھو تمام عالم کی رحمت بنا کر بیجا ہی اور رحمت و فضل الہی پر فروت و سرگزشت ناپاکی ہی
 علی فضل اللہ و بر حمتہ فیذی اللہ فلیقر حوا کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت کے
 ساتھ (موسین) فروت و سرور کریں، یہ ذکر بشارت رسان (ولادت شریف) کا بیان
 شکر اظہار فروت و سرور کے لئے قیام کرنا اور بات ہی اور خدای تعالیٰ کا بجا کھڑا ہونا اور بات
 سے یہی وجہ کی کہ صوفی کوئی شخص روایت میلاد کو بطور کتب و تاریخ مطالعہ کرے یا دوسرے
 کو قیام کرے یا بطریق اخبار خوانی پڑھ کر سناوے وغیر ان صورتوں میں قیام کا دستور نہیں
 ملے کہ یہاں ذکر و سماع کا مقصد صرف اطلاع حال ہے نہ اظہار استیسا و سرور
 اور حلیہ میلاد شریف کا مقصد فروت و سرور و شکر و منت الہی کا اظہار ہی۔ الخ،
 اور حضرت اہل کشف و شہود قیام کی وجہ کچھ اور ہی بیان فرماتے ہیں۔ اور اپنی جگہ
 پر وہ بھی بہت درست ہی لیکن عوام کو اس کو سہو کا نہیں۔ ان حضرات کو کبھی کبھی ایک
 اور ہی لذت پیدا ہوتی ہے۔ من ذاق ذاق حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب نہج
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں۔ "مشراب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شراب پڑا ہوں بلکہ فیض
 برکات سچے کہ ہر سال مستعد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔"
 المتحضر مولود شریف کا یہ طریقہ کہ ان و تاریخ و ہما مقرر کرتے۔ لگو لگو جمع کرتے خوشبو
 جلاتے۔ اور دستوراً تو رسول اللہ علیہ السلام کے فضائل و معجزات و احوال و کیفیات و حالات
 باسعادت (مگر صحیح صحیح روایات سے) بیان کی جاتی ہیں۔ اور وقت ذکر ولادت کے
 قیام کرتے ہیں۔ (اگر رسول خدا صلعم کو اس وقت حاضر ناظر نہیں جلتے) اور حاضرین

میں شیرینی تقسیم ہوتی ہے بیکے رست و طریقہ مذکورہ کو سمجھو۔ تمام کارکنان مختلف۔ بزرگانِ دین
 علامہ صوفیہ محمد بن شمس علامہ امام ابو الجہر سخاوی۔ علامہ ابن المطہر۔ علامہ بخاری۔
 امام حلال الدین سیوطی۔ امام نووی۔ علامہ حافظ ابوشامہ۔ امام شمس الدین صاحب
 مصنف حصین۔ شیخ ابن حجر عسقلانی۔ ملا علی قاری۔ امام مظاہری۔ امام ابو سعید لاریانی
 امام بزرگنجی۔ ابو ذر عرائی۔ صاحب مجمع البحار۔ حافظ عماد ابن کثیر۔ علامہ اسماعیل افند
 شیخ المشایخ علامہ عمر مصلی۔ شیخ الائمہ ابو محمد بن عبد العزیز بن عبد السلام ملقب بہ
 سلطان العلماء۔ حضرت شاہ ولی اللہ۔ حضرت شیخ عبدالحی۔ علامہ ابن خلدی۔ علامہ
 برهان الدین جلی۔ علامہ محمد بن یوسف شامی۔ امام قرطبی۔ ابن حجر مہتمی۔ علامہ ابو جعفر
 کاشانی دمشقی حنفی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز۔ مولانا عبدالحی۔ حضرت حاجی اماد اللہ شاہ
 وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم جمعین کے اور تمام علمائے مصر و شام و روم و اندلس۔ اور علماء
 حرمین شریفین مولود شریف کے قابلِ فاعل ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔
 کئی مہینے ہوئے کہ اہل حدیث امرتسین بھی استغفار مع جواب شلیح ہوا تھا جس
 لکھا جانے لگا حضرت کے احوال صرف ولادت ہی نہیں۔ مہاجر۔ ہجرت۔ معجزات وغیرہ
 سب آنحضرتؐ کے احوال ہیں۔ انہیں سے صرف تذکرہ ولادت کو کیا خصوصیت ہے کہ اس کا نام
 مجلس خاص ہوئی ہے الخ۔ واضح ہو کہ حضور اقدسؐ کے جتنے احوال ہیں سب کا ہم مسلمان
 بیان کرتے ہیں۔ اور مولود شریفؐ میں بھی حضرت کے بعض دیگر احوال بیان کئے جاتی
 ہیں۔ اور مولود شریف میں سوائے ذکر نبویؐ کے ہرگز اور کوئی خصوصیت ملحوظ نہیں

(جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے) یہ جو اعتراض کیا گیا ہے کہ ہمیں کا نام مولود شریف ہے، یہی کہیں
 رکھا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ گواہی میں حضرت کے سبب سے فضائل وغیرہ کا بیان
 ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ تر اس مجلس میں ولادت باسعادت ہی کا ذکر ہوتا ہے۔ ولادت
 باسعادت کا خاص ذکر بیان اسکی کیا جاتا ہے کہ یہ خداوند کی ہم پر بہت بڑی نعمت اور بڑا
 فضل احسان ہے۔ اور یہی (ولادت باسعادت) ہماری تمام خیر و برکت کا باعث ہے
 پہلا ذکر اور اس ذریعہ کو ہم خدا کا شکر کریں نہ کریں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اسکا ثبوت ہرگز فریست میں نہیں۔ اور جبکا ثبوت شریعت میں
 نہیں وہ محدث و بدعت ہے اور جو بدعت ہے وہ ضلالت و گمراہی ہے کل مبعوث ضلالۃ الخ
 حضرات! تحذیر! اس امر کو کہتے ہیں کہ جس کا وجود نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
 میں ہو نہ صحابہ اور نہ تابعین کے، زمانوں (قرون ثلثہ) میں اور نہ تیسری سنت و اجتماع
 و قیام (راۃ الاولیاء) سے اسکی کوئی اصل ثابت ہو۔ علامہ سید شریف رحمانی شیکوہ
 شرح حدیث میں حدیث فی الزنا ہذا میں سنہ چہورد، میں زنا تہمین "المحفظان" میں
 الحدیث فی الاسلام سرایا لہدیکین لہدین الکتاب والسنة مسند طائہر
 او شفی مکتوف او مستنبط فقہ حرمہ علیہ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے
 کہ جو کوئی اسلام میں کوئی نئی بات پیدا کرے جسکی کوئی سند کبلی یا بوشیہ۔ ملحوظ رہتی
 صرفاً دلفظاً موجود ہو، یا مستنبط قرآن و حدیث سے نہو لہذا امر سی برہر ہے
 مولانا عبدالحیؒ مجموعہ فتاویٰ میں نقل کرتے ہیں کہ حامل معین ابن صفی شریع

ارمین نوویس کہتے ہیں "فان قلت کہ اشہر ان البدعہ نوغان حسنہ و سنیۃ
 فكيف يكون كل بدعة ضلالة بلا تخصيص قلہ المراد من البدعہ فی الحدیث
 البدعۃ الشرعیۃ وہی ما لیس لہ دلیل شرعی وکل ما فعلہ الشارع او امر بہ
 فهو لیس ببدعة شرعیۃ" کہ اگر تم یہ کہو کہ مستثنویہ کی بدعت کی دو تین میں حسنہ و سنیۃ
 تو پھر یہ بدعت بلا تخصیص ضلالت کیوں نہ ہوگی؟ تو مجھے سنو! اس حدیث (کل بدعة ضلالة)
 میں بدعت سے مراد بدعت شرعیہ ہی۔ اور شرع میں بدعت وہ امر ہے جسکی کوئی دلیل شرعی نہ ہو
 اور جس امر کا فائل یا آمر شارع ہو وہ بدعت شرعیہ نہیں ہے بلکہ اور حافظ ابن حجر یہی ہماری
 مقدمہ فتح الباری میں کہتے ہیں "قوله من احدث حدثا ای فعل فعلا لا اصل لہ
 فی المشرع" کہ من احدث سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا فعل کرے جسکی اصل شرع میں نہ ہو مجموعہ
 فتاویٰ اور فتح الباری میں ہے والمراد بها ما احدث کس لہ اصل فی الشرع نسبی فی عرف
 الشرع بدعة واما کان لہ اصل فی الشرع فلیس بدعة و البدعة فی عرف الشرع مذمومة
 بخلاف اللغة، کہ دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے اور شرع میں اسکی اصلیت نہ ہو تو اسکا
 نام بدعت شرعیہ ہے اور جسکی اصلیت ہو وہ بدعت نہیں ہے بدعت شرعیہ میں مذکور مختلف لغت (دیکھو فتاویٰ)
 الفطن میں ہے۔ قال الشافعی رحمہما احدث ما احدث وخالف کتابا او سنة او اجماعا او
 انشأوا البدعة الضلالة وما احدث من الخیر لم یخالف شیئا من ذلك
 دفع الیہ المحدث "اور ایسا ہی علامہ مظلانی نے بھی لکھا ہے کہ امام شافعی رحمہما
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین میں جو نئی بات پیدا کرے۔ اور قرآن۔ یا حدیث

یا اجماع۔ یا اثر۔ کے مخالف ہودہ بدعت ضالہ ہے۔ اور جو کوئی پہلی بات ہو اور اس کے مخالف ہو تو وہ بدعت محمودہ کی (کشاف جلد اول) اور ایسا ہی قطلمانی نے ارشاد ہی ساری میں لکھا ہے۔ چنانچہ اسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرایع پر اسے دلو کو نہ دیکھ کر غم ابدی فرمایا تھا۔ اور جنگ یامین جب بہت سے حفاظ و قراء شہید ہوئے تو حضرت عمر نے جناب ابوبکر کو صلاح دی کہ قرآن جمع کیا جائے حضرت ابوبکر نے کہا: ”میں کسی ایسے کام کو جسے رسول خدا نے کیا ہو کیونکر کروں؟“ حضرت فاروق نے فرمایا واللہ ہو خیرؑ سجدایہ کا خیر ہے۔ چنانچہ قرآن جمع ہوا۔ لہذا قاری رح فرماتے ہیں ”ای ہذا جمع فی مصحف الکمان مصحف واحد کہ لکن لاجل الحفظ فی بعض“ یعنی قرآن کا ایک مصحف بن جمع کرنا اگرچہ بدعت ہے لیکن چونکہ حفظ قرآن کے خیال سے ہے لہذا پر غور ہے۔ صاحب کشف الزاتین کہ حامل کلام یہ کہ جو امر عادت موافق نہ ہو اس کے ہوا و اس کو کوئی محدث و شری لانہم نہ آئے وہ بدعت حسنہ ہے اور جو مخالف ہو مری یا انرا آئوہ بدعت سیئہ ہے۔ بدعت کے پنج احکام میں بعض بدعات واجب ہیں جیسے علم عرب و لغت و ادب و فیو کا تقسم و تعلیم کہ تم قرآن و حدیث ان پر وقت ہے۔ بعض حرام جیسے مہال بدع جریہ و قدرہ وغیرہ۔ بعض مباح جیسے عمدہ کپڑے پہننا۔ اچھی غذا و فیو کھانا۔ بعض مکروہ جیسے نقش و نگار مساجد و مصاحف وغیرہ۔ اور بعض نے اسے مباح میں داخل کیا ہے۔ اور بعض سختی و مذہب میں جیسے مدرسے۔ مسافرانہ و بیرونی نام نہان۔

لقدوة المحبتين بن هر که سعد الدین تقی زلی شریع شرح مقاصدین کہتے ہیں "المبدیۃ المذمومة
 ہوا الحدیث فی الدین من غیر ان یكون فی عهد الصحابة والتابعین ولادول علیہ دلیل
 الشرعی" یعنی بدعت مذمومہ وہی جو دین میں پیدا ہوئی ہو۔ اور اسکا وجود نہ صحابہ نہ
 تابعین کے زمانے میں ہوا اور نہ اسکی کوئی دلیل شرعی ہو اور ایسا ہی جیسا الانبراؤ غیر
 میں ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہر وہی کہ حصہ برہنہ و مسکات علیہ الذلالت الفصول
 و تحیات نے فرمایا کہ من ابتدای بدعتہ صلاۃ لاجر ضاھا اللہ و رسولہ کان علیہ
 من الانحراف یعنی جو شخص کسی بدعت صلاۃ کا بانی ہو کہ جس سے خدا و رسول راضی ہو
 تو اسے سیرگاہ ہوا کا انھ اس حدیث بن صریح قید بدعت صلاۃ کی کہ چنانچہ حضرت
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ سیکہ بدعت
 پیدا کہ بدعت صلاۃ کہ راضی تہیت اذان خدا و رسول بخلاف بدعت حسنہ کہ
 وہی صلاۃ دین و تقویٰ و ترویج ان باسند الخ

کتاب الہود والموثیق، بن امام محمد باب شرفی روح بدعت کی بحث میں لکھتے
 ہیں "و دلیلتنا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبق ستۃ حسنۃ قلہ اجرھا
 و اجر من عمل بها الی یوم القیامۃ فاباح لعلماۃ ائمتہ ان یتلوا کلماتہا و
 حسناتہا و یقرؤا و جعل لہم اجر ما یتلوا و اناب من عمل بذلك کہ ہمارے
 ذکر کیل بدعت صلاۃ نہیں ہو، یہ ہے کہ حصہ معلوم نے فرمایا کہ جس شخص سے
 کوئی طریقہ پسندیدہ جائز کیا۔ اور اسے لوگوں نے عمل کیا تو اسکو اس طریقہ کے

جاری کرنا اور چننے لوگا سپر عمل کرینگے سب کا ثواب بلا اسکے کہ ان میں سے کسی ایک کے
 ثواب میں سے کچھ کسی ہو ملے گا (یہ حدیث صحیح مسلم میں دردی ہے) تو آنحضرت نے اپنی علمائے امت
 کیلئے یہ مسلح کیا کہ وہ جس امر کو بہتر اور معروف (اور قوم کے لئے مفید) دیکھیں (اور
 مخالف شرع (اصول میں نہ ہو) تو اسے جاری کریں۔ اور ان کو اس ابتداء کا ثواب
 ملے گا اور جو اس پر عمل کرے گا اور وہی ثواب ملے گا۔ اور اگر بعد کچھ عین فائدہ حاصل شئی
 ابتداء المسلمون یكون مذمومًا ولو فتح هذا الباب لفرقت اقول
 المختار من الدين في جميع ما استنبط من الشريعة واستحبته لكونه
 لم يصرح به الشريعة ولا قال بذلك فان رسول الله صلى الله عليه وآله
 لا يتم ان يستلوا امارا لو كانت حسنة لغيره كمن يشك برده شيء من مسلماته ابتداء
 ہو۔ مذموم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ باب کہو لیا جائے تو پھر مجتہدین کے اقوال
 جسے وہ ہوں نے شریعت سے استنباط کیا اور تحقیق سمجھا ہے۔ اور شریعت نے اسکی
 تفریح نہیں کی ہے۔ اور نہ اس باریکی کوئی قول داروی۔ سب مردود ہو جائیں۔
 حالانکہ یہ اس کوئی نہیں کہتا ہے، اب مسلمانوں کو مولود شریعت کے کار خیر اور مستحسن
 و مستحب ہونے میں ہرگز کوئی شک ہونا چاہیے۔

ابین الیہ منقول ایک حدیث شریف۔ قول رسول صادق مصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام
 پر ختم کرتا ہوں۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں "ما راہ المؤمن حسنًا فهو عند الله"
 کہ جس امر کو مسلمانوں نے مستحسن سمجھ لیا۔ وہ خداوند جل جلالہ کے نزدیک بھی

بہتر شخص ہے۔ وجہ ذکر میلاد شریفین شرعاً کوئی قیامت و معذرتیں لائیں تاکہ
 سنجیدگی ثابت ہو سکی۔ اور پھر شرعاً و عرفاً تمام دنیا کے مسلمانوں و عامہ متصوفین
 و محدثین بڑے بڑے علماء و فقیہان اور فاضل علمائے حرمین شریفین "بے محنت
 باعث ثواب حشرات دارین اور موجب برکات کوئین سمجھ لیا تو وہ باقتضای ذرا کی
 (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے عزوجل کے نزدیک ہی کیوں بہتر اور کیا غیر ہو گا
 ضرور اور ضرور خدا کی نزدیک ہی ہونے کا۔ انشاء اللہ العزیز الرحمن۔

ان سہوستان کے موجودہ طریقہ ذکر میلاد شریفین اعتدالی ضرور ہوتی ہے۔
 مولود شریفین ہر شخص کو ادب و تیز سے حاضر ہونا اور خوب رہنا۔ اور مولود و خولان
 کو صحیح صحیح روایات خلوص سے پڑھنا۔ اور حاضرین کو جی لگا کر سننا اور ضلوتہ و سلام
 پڑھنا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ۔ والسلام علی من اتبع الهدی
 وصلى الله على حبيبہ ورسولہ والہ وحبیبہ وصدیقہ وحبیبہ و
 بالاک وترحمہ وسلم

الراقم
 خادم قوم خاکسار "حسن" اذھیوا للعیس
 ضلع پٹنہ

1. The first part of the paper discusses the importance of the study of the history of the United States. It is argued that the study of the history of the United States is essential for a full understanding of the country and its people. The paper then discusses the various methods used by historians to study the past, including the use of primary and secondary sources, and the importance of critical thinking in the study of history.

2. The second part of the paper discusses the role of the federal government in the development of the United States. It is argued that the federal government has played a central role in the development of the country, and that its actions have shaped the course of American history. The paper then discusses the various policies and programs of the federal government, and the impact of these policies and programs on the country and its people.

3. The third part of the paper discusses the role of the states in the development of the United States. It is argued that the states have played a central role in the development of the country, and that their actions have shaped the course of American history. The paper then discusses the various policies and programs of the states, and the impact of these policies and programs on the country and its people.

4. The fourth part of the paper discusses the role of the people in the development of the United States. It is argued that the people have played a central role in the development of the country, and that their actions have shaped the course of American history. The paper then discusses the various policies and programs of the people, and the impact of these policies and programs on the country and its people.

5. The fifth part of the paper discusses the role of the future in the development of the United States. It is argued that the future is a time of great opportunity, and that the actions of the people will shape the course of American history. The paper then discusses the various policies and programs of the future, and the impact of these policies and programs on the country and its people.

CALL No. { ٢٩٤
ج. ٢٤
AUTHOR. حسن ابن سينا
TITLE. شرح مشيخته
.....

URDU STACK:

٢٩٢٢ ٢٩٢
١٩٠٥ ٢٢٩٧٧
٢٢٢٢٢٢ - شين
Date No. 1

URDU STAC

MAULANA
AZAD
LIBRARY



URL ATTACKS

-:RULES:-

ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.